استعماری طاقتیں: نسلوں اور زبانوں کا قتل عام

مغربی تہذیب، مغربی فلسفہ، سرمایہ داری، جمہوریت، بنیادی حقوق، عالمگیریت، آزادی، آزادی اظہار رائے،، مساوات ترقی اور فلاح [پروگریس و ڈیولپمنٹ] کے مغربی نظریات کا طوفان مذاہب، تہذیبوں، ثقافتوں اور زبانوں کے لیے عالمگیر خطرہ بن چکا ہے۔ جس کے نتیجے میں نہ صرف زبانوں کو مارا جارہا ہے بلکہ زبانیں بھی تیزی سے مٹائی جارہی ہیں۔ خواہشات نفس کو مقصد زندگی قرار دینے کے بعد اخلاقیات کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ مغربی تہذیب کے عروج کے بعد دنیا میں کوئی نئ زبان وجود میں نہیں آئی، لیکن ہزاروں زبانیں قتل کردی گئیں، یہ قتل امریکی، برطانوی، ہسپانوی، روسی، ولندیزی، جرمنی، اطالوی، پرتگیزی، فرانسیسی اور ہندی استعماری طاقتوں کے ہاتھوں ہوا جس کی طویل تاریخ ہے۔ زیرنظر شمارے میں اس تاریخ کے چند گوشوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ امریکہ کی بنیاد ستر لاکھ سرخ ہندیوں کی لاشوں پر رکھی گئی اور ان کی ہزاروں زبانیں مٹا دی گئیں، براعظم آسٹریلیا میں برطانوی استعمار نے سینکڑوں زبانوں کو قتل کردیا۔ جزیرہ تسمانیہ صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ اس وقت دنیا میں زبانوں کے لیے سب سے زیادہ خطرات یورپ، امریکہ اور افریقہ میں درپیش ہیں۔ زنا کاری، پرتعیش زندگی، خاندانی نظام کے خاتمے کے باعث زبانیں تیزی سے مٹ رہی ہیں، مغرب نے مصنوعی زبانیں اسپرانتو، اوکسی دیبتال، ودلاپوک تیار کیں، لیکن یہ زبانیں کامیاب نہ ہوسکیں۔ مغربی تہذیب اور سرمایہ دارانہ ثقافت و تہذیب کے استعماری غلبے کے بعد دنیا بھر میں لاکھوں انسانوں کے ساتھ ہزاروں زبانوں کا قتل عام شروع ہوا جو آج بھی جاری وساری ہے۔ ایشیا کا خطہ آج بھی زبانوں کا گہوارہ ہے کیوں کہ یہ خطہ مذاہب کا بھی گہوارہ ہے۔ مغربی تہذیب کے غلبہ کے باوجود خطے میں آج بھی مضبوط خاندانی نظام اجتماعیت اور روایات سے گہرے تعلق کے باعث زبانیں بھی قائم ودائم ہیں۔ مغربی تہذیب کے باعث زبانوں سے شریفانہ الفاظ بھی تیزی سے مٹ رہے ہیں۔ عریانی وفحاشی عام ہورہی ہے اور زبانیں بھی پاکی سے ناپاکی کی طرف مائل ہیں۔ دنیا بھر میں صرف اسلام ایک ایسا مذہب، تہذیب اور ثقافت ہے جس نے نسلوں اور زبانوں کے قتل عام میں کبھی بھی حصہ نہیں لیا وہ جہاں بھی گیا وہاں کی زبانوں کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوا۔

سرمایہ داری بے شمار الفاظ کا قتل عام کررہی ہے، جدیدیت کے مقتول الفاظ کی طویل فہرست ہے اردو زبان کے بے شمار عمدہ الفاظ مغربی تہذیب نے قتل کردیئے ہیں، اس کی تفصیلات اس رسالے میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔